نتيجة الفكر فى الجهر فى الذكر

Outcome of Contemplation over Vociferous Dhikr-

an extract from

Al-Ḥāvi Lil Fatāwā

by

Jalāl Al-Dīn Al-Suyūti رحمۃ اللہ علیہ

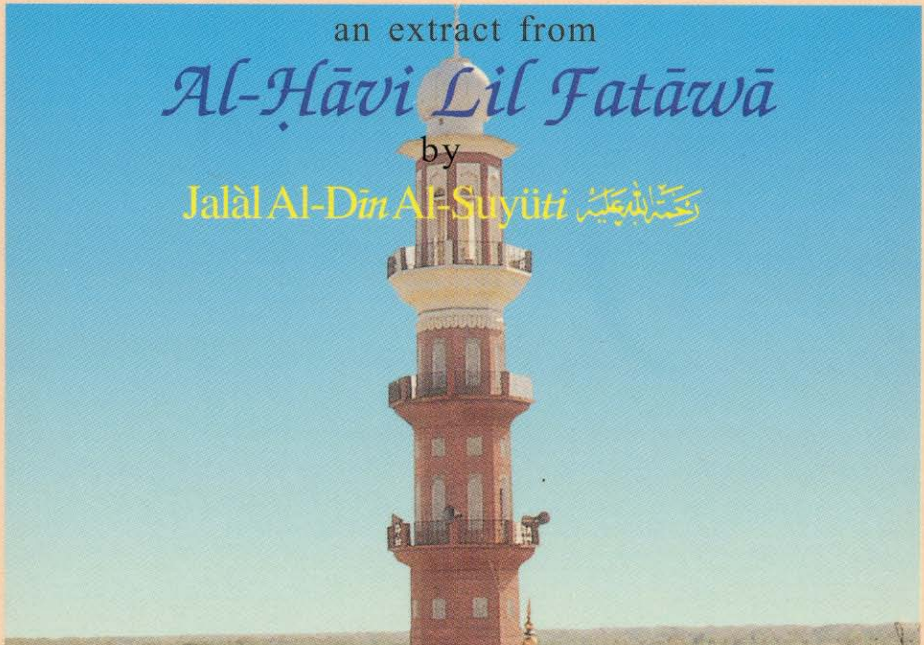

Selection by

Hadrat Abu Anees Muhammad Barkat Ali Ludhianvi رحمۃ اللہ علیہ

translated by Sajeda Maryam Poswal

نَتِيْجَةُ الْفِكْرِ فِي الْجَهْرِ فِي الذِّكْرِ

Natījatu Al-Fikr Fī Al-Jahri Fī Al-Dhikr

(Outcome of Contemplation over Vociferous *Dhikr*)

Al-Ḥāwi Lil Fatāwā

by

'Allāma Jalāl Al-Dīn Al-Suyūṭi رحمۃ اللہ علیہ

(Selection by Abu Anees Muhammad Barkat Ali Ludhianvi رحمۃ اللہ علیہ and translated by Sajeda Maryam Poswal)

ذیل میں علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی معروف تصنیف " الحاوی للفتاوی " کا وہ حصہ درج کیا جا رہا ہے، جو انہوں نے ذکر بالجہر کے سلسلہ میں " نتیجۃ الفکر فی الجہر فی الذکر " کے عنوان سے تحریر فرمایا ہے۔ مضمون کا مکمل متن معہ ترجمہ بلا تبصرہ ہدیۂ ناظرین ہے،

ادارہ

دار الاحسان پبلیکیشنز

DĀR-UL-EHSĀN PUBLICATIONS

Al-Maqam-un-Najjaf As-Sahhaf Al-Maqbul-ul-Mustafein

Dar-ul-Ehsan Faisalabad Pakistan

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اٰمِيْن اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ط

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى سألت اكرمك الله عما اعتاده السادة الصوفية من عقد حلق الذكر والجهر به فى المساجد ورفع الصوت بالتهليل وهل ذلك مكروه اولا ؟

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور وہ کافی ہے اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔ آپ نے صوفیائے کرام کے ذکر کے حلقے باندھنے اور مساجد میں جہر سے ذکر کرنے اور بلند آواز سے لا الہ الا اللہ پڑھنے کے طریقے کے متعلق سوال کیا ہے کہ کیا یہ مکروہ ہے یا درست ہے۔

الجواب

اس کا جواب یہ ہے۔

انه لا كراهة فى شئ من ذلك وقد وردت احاديث تقتضى استحباب الجهر بالذكر واحاديث تقتضى استحباب الاسرار به والجمع بينهما ان ذلك يختلف باختلاف الاحوال والاشخاص كما جمع النووى بمثل ذلك بين الاحاديث الواردة باستحباب الجهر بقراءة القران و الاحاديث الواردة باستحباب الاسرار بها وها انا ابين

اصل بات یہ ہے کہ اس میں کوئی کراہت نہیں اور بے شک متعدد احادیث اس بارے میں وارد ہوئی ہیں جن سے ذکر جہر کا مستحب ہونا ثابت ہوتا ہے اور کچھ احادیث بھی ہیں کہ جن سے آہستہ پڑھنے کا استحباب معلوم ہوتا ہے۔ ان دونوں طریقوں کا صحیح ہونا اس طرح پر ہے کہ یہ اختلاف (جہر اور ستر کا) لوگوں کے مختلف احوال کی وجہ سے ہے جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں قسم کی احادیث میں توافق پیدا کیا ہے جو احادیث قرآن کریم کی قراءۃ کے جہر کے ساتھ پڑھنے کے بارے میں وارد ہوئی ہیں ان میں اور جو احادیث آہستہ

ذلك فصلاً فصلاً۔

پڑھنے کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ ان
دونوں میں انہوں نے توافق پیدا کیا ہے
اور اس جگہ میں اس بات کو جدا جدا بیان کرتا
ہوں ۔

All praise is due to Allāh the Almighty, the Sufficient, and greetings (*salām*) to His chosen ones. You have asked concerning the *Sufi* way of setting up circles in the *Masājid* (singular *Masjid*, Mosque) for the purpose of *Dhikr* (remembrance) and particularly reciting the *Kalimah*: *Lā ilāha illa Allāh* aloud. You ask whether or not this is disapproved (*makrūh*)?

Answer:

In fact there is no disapproval at all. Many *Aḥādīth* (singular *Ḥadīth*, saying of the Holy Prophet ﷺ) have actually suggested that open *dhikr* is preferred (*mustaḥab*). There are also those *Aḥādīth* that justify silent *dhikr*. Both these views are correct in relation to the varying nature of individuals. Imām Nawawi رحمۃ اللہ علیہ has put forward both kinds of *Aḥādīth* in view of these differences. He has managed to bring together both those *Aḥādīth* that support open recitation of the *Holy Qur'ān* and those that support latent recitation. I will explain this point section by section.

ذکر الاحادیث الدالۃ علی استحباب الجہر بالذکر

ان احادیث کا بیان جو بلند آواز سے ذکر کو مستحب پر دلالت کرتی

تصریحًا او التزامًا

ہیں خواہ وہ تصریحًا ہوں یا جوابًا

***Ahādīth* which rightly direct to the approval of *Jahr* in *Dhikr* with their clear context or obligation.**

(۱) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ انا عند ظن عبدی بی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی وان ذکرنی فی ملاء ذکرتہ فی ملاء خیر منھم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا مجمع میں ذکر کرتا ہے تو میں اسے اس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں تذکرہ کرتا ہوں۔

صحیح البخاری الجلد الثانی صفحہ ۱۱۰۱

قال السیوطی رحمۃ اللہ علیہ والذکر فی الملاء لا یکون الا عن جهر۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اور جماعت میں یاد کرنا سوائے بلند آواز کے نہیں ہو سکتا

الحادی للفتاوی للعلامۃ السیوطی الجزء الاول صفحہ ۳۸۹

---

1. The Holy Messenger of Allāh the Almighty ﷺ is quoted on the authority of Abu Huraira رضی اللہ عنہ to have said: "Allāh the Almighty says, 'I am towards My servant as he is towards Me. I am with him when he remembers Me (*dhikr*). If he remembers Me within himself, I remember him within Myself. If he remembers Me in a gathering, I remember him in a gathering better than it.'"

- *(Ṣaḥīḥ Al-Bukhāri V2, P1101)*

According to Suyūṭi رحمۃ اللہ علیہ *dhikr* (remembrance) done in a gathering can only be aloud.

- *(Al-Ḥāwi lil-Fatāwa lil-'Allāmah Al-Suyūṭī V1, P389)*

(۲) اخرج البزار والحاکم فی المستدرک وصححه عن جابر رضی اللہ عنه قال خرج علینا النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا ایها الناس ان اللہ سرایا من الملائکۃ تحل وتقف علی مجالس الذکر فی الارض

بزار اور مستدرک امام حاکم میں ہے اور امام حاکم نے اسے صحیح کہا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے کچھ فرشتے زمین میں سیر کرنے کے لیے خاص مقرر کیے ہیں وہ ذکر کی مجلسوں میں جاکر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

فارتعوا فی ریاض الجنة قالوا وأین ریاض الجنة؟ قال مجالس الذکر فاغدوا وروحوا فی ذکر الله۔

لہٰذا تم بھی بہشت کے باغوں میں چرا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا بہشت کے باغ کہاں ہیں آپؐ نے فرمایا ذکر کی مجلسیں صبح اور شام اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو۔

الحاوی للفتاوی للعلامة السیوطی ج ۱ صفحہ ۳۸۹

قال الحافظ المنذری فی الترغیب والترہیب ج ۲ صفحہ ۴۰۵ رواہ ابن ابی الدنیا وابویعلی والبزار والطبرانی والحاکم ج ۱ صفحہ ۴۹۴ والبیہقی وقال الحاکم صحیح الاسناد وزاد واذکروا انفسکم من کان یحب ان یعلم منزلته عند الله فلینظر کیف منزلة الله عنده فان الله ینزل العبد منه حیث انزله من نفسه۔

حافظ منذریؒ نے ترغیب وترہیب جلد دوم صفحہ ۴۰۵ بحوالہ ابن ابی الدنیا، ابویعلی، بزار، طبرانی، مستدرک حاکم ج ۱ صفحہ ۴۹۴، بیہقی روایت کیا ہے اور امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح الاسناد کہا ہے لیکن ترغیب میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ ”ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہو جو شخص چاہتا ہے کہ معلوم کرے کہ اللہ کے ہاں اس کا کیا مرتبہ ہے؟ اس کو چاہیے کہ وہ دیکھے کہ اس کے ہاں اللہ کا کیا مقام ہے۔ اللہ بندے کو وہ مقام بخشتا ہے جیسا کہ وہ بندہ اپنے دل میں اللہ کا مقام رکھتا ہے۔

---

2. The following *Ḥadīth* is reported by Bazzār رحمة الله عليه and Imām Ḥākim رحمة الله عليه in his *Mustadrik*. Imām Ḥākim رحمة الله عليه classified it to be sound (*Ṣaḥīḥ*). It is narrated on the

authority of Jābir رضي الله عنه who said: "The Messenger of Allāh the Almighty صلى الله عليه وسلم came to us and said, 'O people! Allāh the Almighty has a group of Angels in force. They descend and join gatherings of *dhikr* upon the Earth. So graze well from the Gardens of Paradise (*Riyāḍ Al-Jannah*).' We asked, 'And where are the Gardens of Paradise?' He صلى الله عليه وسلم replied, 'Sessions of *dhikr*. So occupy yourselves in the remembrance of Allāh the Almighty morning and evening.'"

- *(Al-Ḥāwi lil-Fatāwa lil-'Allāma Al-Suyūṭi* رحمة الله عليه *V1, P389)*

Ḥāfiẓ Mundhari رحمة الله عليه mentions this *Ḥadīth* in *Al-Targhīb wa Al-Tarhīb, V*2, P405. It is narrated by Ibn Abi Al-Dunyā رحمة الله عليه, Abu Ya'lā رحمة الله عليه, Bazzār رحمة الله عليه, Ṭabarāni رحمة الله عليه and Ḥākim رحمة الله عليه, V1, P494. Baihaqi رحمة الله عليه also mentions it. According to Ḥākim رحمة الله عليه it is sound (*Ṣaḥīḥ*) in its *Isnād (*chain of authorities) but the following words have been added: "Look into yourselves. He who wishes to know his rank in the eyes of Allāh the Almighty should first look into himself as to how does he rank Allāh the Almighty? Allāh the Almighty grants his servant a rank corresponding to his ranking of Allāh the Almighty."

(٣) عن ابی هريرة رضی الله عنه
قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان لله ملائكة
سيارة وفضلاء يلتمسون
مجالس الذكر فی الارض
فاذا أتوا على مجلس ذكر
حف بعضهم بعضا باجنحتهم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ
کے کچھ فرشتے ہیں جنہیں سیر اور گشت کے علاوہ
کوئی کام نہیں وہ زمین میں ذکر الٰہی کی مجلسوں
کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کسی ذکر کی
مجلس پر آتے ہیں تو وہ ان کے ساتھ بیٹھ
جاتے ہیں اور اپنے پروں سے ایک دوسرے

الی السماء فیقول اللہ من این
جئتم ؟ فیقولون جئنا من
عباد لک یسبحونک ویکبرونک
ویحمدونک ویھللونک
ویسألونک ویستجیرونک
فیقول مایسألون وھواعلم
فیقولون یسألونک الجنۃ
فیقول : وھل رأوھا فیقولون،
لا یارب فیقول فکیف لو
رأوھا ثم یقول ومم
یستجیرونی ؟ وھواعلم
بھم فیقولون من النار
فیقول وھل رأوھا فیقولون
لا فیقول فکیف لو رأوھا
ثم یقول اشھد انی قد
غفرت لھم واعطیتھم
ماسألونی واجرتھم مما
استجارونی فیقولون ربنا
ان فیھم عبدًا اخطأ جلس
الیھم ولیس منھم فیقول

کو چھپا لیتے ہیں یہاں تک کہ زمین سے لیکر
آسمان تک کی جگہ بھر جاتی ہے۔ جب وہ
اپنی مجلس ذکر کو ختم کرتے ہیں تو وہ فرشتے
آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ آپؐ نے
فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے حالانکہ
وہ ان کو خوب جانتا ہے تم کہاں سے آئے
ہو۔ وہ فرشتے جواب دیتے ہیں کہ اے اللہ
تیرے ان بندوں کے پاس سے آئے ہیں
جو زمین پر تیری تسبیح و تکبیر و تہلیل کر رہے تھے
اور تجھ سے مانگتے تھے اور تجھ سے پناہ
مانگتے تھے۔ پروردگار فرماتا ہے اور مجھ سے
کیا مانگتے ہیں ؟ فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے
جنت مانگتے ہیں۔ پروردگار فرماتا ہے کیا
انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے۔ وہ کہتے
ہیں نہیں اے رب۔ اللہ فرماتا ہے پھر اگر وہ
اس (جنت) کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔
فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ مانگتے ہیں
(اللہ فرماتا ہے) وہ کس چیز سے پناہ مانگتے
ہیں وہ کہتے ہیں آگ سے پناہ مانگتے ہیں اللہ
نے فرمایا کیا انہوں نے اس کو دیکھا ہے وہ کہتے

وهو ایضا قد غفرت له هم القوم لا یشقی بهم جلیسهم ۔

ہیں نہیں اللہ فرماتا ہے اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تجھ سے مغفرت مانگتے تھے اور (اللہ فرماتا ہے) میں نے انہیں جو مانگتے ہیں وہ دیا اور جس سے پناہ چاہتے ہیں اس سے پناہ دی فرشتے کہتے ہیں اے پروردگار ان میں ایک فلاں گنہگار بندہ بھی تھا جو ادھر سے نکلا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا اور ان میں سے نہیں تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اسے بھی بخش دیا یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں کیا جاتا ۔

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۴۴

المستدرك للحاكم الجلد الاول صفحہ ۴۹۵ واللفظ له

---

3. It is narrated on the authority of Abu Huraira رضی اللہ عنہ that the Messenger of Allāh the Almighty صلی اللہ علیہ وسلم said: "Allāh the Almighty has appointed Angels whose sole purpose is to wander around. They look out for sessions of *dhikr* (remembrance) upon the Earth. When they arrive at a *dhikr* session, they join in. They spread their wings so as to cover each other until they reach the Heavens. Allāh the Almighty asks them, 'Where have you come from?' They reply, 'We have come from a group of Your servants who are busy praising You, glorifying You and exalting Your Name. They pray to You and seek Your protection.' Allāh the Almighty

asks, though He knows well, 'And what do they pray for?' They answer, 'They pray for Paradise.' He says, 'Have they seen it?' To this they reply, 'Our Lord, no.' Allāh the Almighty asks, 'How would it be for them if they had seen it?' Then He asks, 'And from what do they seek My protection?' Though He knew better than them. They reply, 'From the Fire.' He asks, 'And have they seen it?' They say, 'No.' He continues, 'What if they had seen it?' Then He says, 'Bear witness that I have forgiven them, granted them their request and saved them from what they fear.' The Angels beseech, 'Our Lord! There is among them a sinful man who just happened to join them out of the ordinary.' To this Allāh the Almighty replies, 'I have also forgiven him for they are such people that in their presence no hardship is inflicted.'"

- *(Ṣaḥīḥ Muslim V2, P 344; Mustadrik of Ḥākim V1, P495)*

(۴) عن ابی هریرة و ابی سعید رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من قوم یذکرون الله الا حفتهم الملائکة وغشیتهم الرحمة ونزلت علیهم السکینة وذکرهم الله فیمن عنده

حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے۔ اس کو فرشتے سب طرف سے گھیرا ڈال لیتے ہیں۔ اور ان کو (اللہ تعالیٰ کی) رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان خاص فرشتے میں کرتا ہے جو اس کے پاس رہتے ہیں۔

الصحیح لمسلم الجلد الثانی صفحہ ۳۴۵

جامع الترمذی الجلد الثانی صفحہ ۱۷۳

---

4. It is narrated on the authority of Abu Huraira and Abu Sa'īd رضي الله عنهما who heard the Messenger of Allāh the Almighty صلى الله عليه وسلم saying: "No group of people who occupy themselves in the remembrance of Allāh the Almighty are left without being surrounded by Angels. They are showered with mercy. Tranquillity descends upon them and Allāh the Almighty mentions them to those who are close to Him (i.e. Angels)."
- *(Ṣaḥīḥ Muslim V2, P345; Jāmi' Al-Tirmidhi V2, P173)*

(٥) عن معاوية رضى الله عنه
ان النبى صلى الله عليه وسلم
خوج على حلقة من اصحابه
فقال ما يجلسكم قالوا اجلسنا
نذكو الله ونحمده فقال انه
اتانى جبريل فاخبرنى ان الله
يباهى بكم الملائكة۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
صحابہ کرام رضؓ کے حلقہ میں تشریف لائے اور
فرمایا کس بات نے تم لوگوں کو یہاں بٹھایا
ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہم اللہ کے ذکر اور
اس کی حمد وثنا کے لیے بیٹھے ہیں تو آپؐ نے
فرمایا میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام
آئے ہیں انہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ
تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر فرما رہے ہیں

الصحیح لمسلم ج۲ صفحہ ۳۴۶
جامع الترمذی ج ۲ صفحہ ۱۷۴

5. It is narrated by Mu'āwiya رضي الله عنه that the Messenger of Allāh The Almighty صلى الله عليه وسلم came across some of his Companions and asked: "What made you sit here?" They replied: "We are sitting here in order to remember Allāh the Almighty (*dhikr*) and to praise Him." The Holy Prophet صلى الله عليه وسلم said: "Ḥadrat Jibrā'īl (the Archangel Gabriel)

عليه السلام has been to me and told me that Allāh the Almighty is proud amidst the Angels on account of you."

- (*Ṣaḥīḥ Muslim V2, P346; Jāmi' Al-Tirmidhī V2, P173)*

(٦) عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکثروا ذکر الله حتی یقولوا مجنون۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کیا کرو کہ وہ (منافق) لوگ مجنون کہنے لگیں۔

المستدرک للحاکم ج ۱ صفحہ ۴۹۹

مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱ صفحہ ۷۱

6. It is narrated by Abu Sa'īd Al-Khudri رضي الله عنه that the Messenger of Allāh the Almighty صلى الله عليه وسلم said: "Occupy yourselves in the remembrance of Allāh the Almighty (*Dhikrullāh*) so much that they (the hypocrites) begin to call you mad."

- *(Mustadrik of Hākim V1, P499; Musnad Imām Aḥmad bin Ḥanbal V1, P71)*

(٧) عن ابی الجوزاء رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اکثروا ذکر الله حتی یقول المنافقون انکم مراءون مرسل ووجه الدلالة من هذا والذی قبله ان ذلك انما یقال عند الجهر دون الاسرار۔

حضرت ابو جوزاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرو حتیٰ کہ منافق کہیں کہ یہ دکھاوا کرتے ہیں، یہ روایت مرسل ہے۔ اس حدیث اور اس سے پہلی حدیث میں دلیل ہے یہ منافق اس وقت کہیں گے جب ذکر بلند آواز سے ہو نہ کہ پست آواز سے۔

اخرجہ البیہقی فی شعب الایمان　　اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا

الحاوی للفتاوی للعلامۃ السیوطی ج ۱ صفحہ ۳۹۰

---

7. It is narrated on the authority of Abu Jowzā' رضی اللہ عنہ that the Messenger of Allāh the Almighty صلی اللہ علیہ وسلم said: "Perform the *dhikr* of Allāh the Almighty so much that the hypocrites say to you, 'You are doing this for show.'" This is a *Mursal Ḥadīth* (tradition). It is evident from this *Ḥadīth* and the one before it that they (the hypocrites) will only say this when they hear *dhikr* done loudly not silently.

- *(Shu'ab Al-Īmān of Baihaqi; Al-Ḥāwi lil Fatāwā lil 'Allāmah Al-Suyūṭī, V1, P390)*

(۸) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قالوا یا رسول اللہ و ماریاض الجنۃ قال حلق الذکر۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنت کے باغوں پر گذرو تو خوب چرو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جنت کے باغ کیا ہیں آپ نے فرمایا ذکر کے حلقے۔

تحفۃ الذاکرین صفحہ ۱۷

الجامع الصغیر ج ۱ صفحہ ۲۹

---

8. It is narrated on the authority of Anas رضی اللہ عنہ that the Messenger of Allāh the Almighty صلی اللہ علیہ وسلم said: "When you pass by the Gardens of Heaven (*Riyāḍ Al-Jannah*) graze well from them." They asked: "O Messenger of Allāh the Almighty صلی اللہ علیہ وسلم! What are the Gardens of Heaven?" He

ﷺ replied: "Sessions of *Dhikr*"
- *(Tuhfat Al-Dhākirīn P17; Al-Jāmi' Al-Ṣaghīr V1, P29)*

⑨ اخرج بقی بن مخلد عن عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین احد المجلسین یدعون اللہ و یرغبون الیہ و الاٰخر یعلمون العلم فقال کلا المجلسین خیر واحدھما افضل من الاٰخر۔	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو مجلسوں کے پاس سے گذرے ان میں سے ایک اللہ کو پکار رہی تھی اور اس کی طرف رغبت کرتی تھی اور دوسری علم حاصل کر رہی تھی۔ آپ نے فرمایا دونوں ہی بھلائی پر ہیں اور ایک دوسری سے افضل ہیں۔

الحاوی للفتاوی للعلامۃ السیوطیؒ ج اصفحہ ۳۹۰

---

9. Baqī bin Mukhlad رضی اللہ عنہ narrates on the authority of 'Abdullāh bin 'Amr رضی اللہ عنہ that the Holy Prophet ﷺ passed by two sessions. One of these were calling upon Allāh the Almighty in earnest. The other was seeking knowledge. The Holy Prophet ﷺ said: "Both are full of goodness - but one is better than the other."
- *(Al-Ḥāwi lil Fatāwā lil 'Allāmah Al-Suyūṭī, V1, P390)*

⑩ عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من قوم اجتمعوا یذکرون اللہ لا	حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کرتی ہے

يريدون بذلك الا وجهه الا ناداهم مناد من السماء قوموا مغفورًا لكم قد بدلت سيأتكم حسنات ـ مسند الامام احمد بن حنبل ج ٣ صفحہ ١٤٢

ان کو آسمان سے ایک فرشتہ پکارتا ہے کہ تم لوگ بخش دیے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔

اخرج الطبرانی عن سهيل بن حنظلة رضی الله عنه ـ

اسے طبرانی نے سہیل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

الترغيب والترهيب ج ٢ صفحہ ٤٠٤

---

10. It is narrated by Anas bin Malik رضي الله عنه that the Messenger of Allāh the Almighty صلى الله عليه وسلم said: "People who gather together for the sole purpose of *dhikr,* not seeking anything except the pleasure of Allāh the Almighty, are called by a caller (Angel) from the Heavens. He says to them, 'All of you are forgiven. Your bad deeds have been replaced by good deeds.'"

- *(Musnad Imām Aḥmad bin Ḥanbal V3, P142)*

Ṭabarāni رحمة الله عليه reports on the authority of Suhail bin Hanẓala رضي الله عنه.

- *(Al-Targhīb wa Al-Tarhīb V2, P404)*

(١١) عن ابی سعيد رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال يقول الرب تعالى يوم القيامة سيعلم اهل الجمع من اهل الكرم فقيل ومن اهل الكرم يا رسول الله

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج محشر والے عنقریب جان لیں گے کہ اہلِ کرم (جن پر اللہ تعالیٰ انعام فرمائے گا) کون ہیں؟ پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

قال مجالس الذکر فی المساجد۔

وسلم اہل کرم کون ہیں؟ آپ نے فرمایا! مساجد میں ذکر کی مجلسیں لگانے والے۔

مسند الامام احمد بن حنبل ج ۳ صفحہ ۷۸

11. It is narrated by Abu Sa'īd رضي الله عنه that the Messenger of Allāh the Almighty صلى الله عليه وسلم said: "The Lord Supreme will say on the Day of Resurrection: 'Those gathered will now know who the *Ahl Al-Karam* (The Noble Ones) are.'" They asked: "Who are the *Ahl Al-Karam,* O Messenger of Allāh the Almighty صلى الله عليه وسلم?" He replied: "Those who establish sessions of *dhikr* inside the *Masājid.*"

- *(Musnad Imām Aḥmad bin Ḥanbal V3, P78)*

(۱۲) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال ان الجبل لینادی الجبل باسمہ یا فلان ھل مرّبک الیوم احدٌ ذکر اللہ فان قال نعم استبشر ثم قرء عبداللہ لَقَدۡ جِئۡتُمۡ شَيۡـًٔا اِدًّا ۙ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرۡنَ مِنۡهُ وَتَنۡشَقُّ الۡاَرۡضُ وَتَخِرُّ الۡجِبَالُ هَدًّا ۙ اَنۡ دَعَوۡا لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدًا ۚ و قال الیسمعون الزور ولا یسمعون الخیر۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو اس کا نام لے کر آواز دیتا ہے کہ اے فلاں پہاڑ! کیا آج کوئی تجھ پر (ایسا آدمی) گزرا ہے جس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہو جب وہ (جواب میں)، ہاں کہتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کے ثبوت میں یہ آیت پڑھی "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ، تم نے (جو) یہ (بات کہی تو) ایسی سخت حرکت کی ہے کہ اس کے سبب کچھ بعید نہیں کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین کے ٹکڑے اُڑ جائیں اور

پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں اس بات سے کہ یہ
لوگ اللہ کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں"
اور پھر فرمایا کہ جب پہاڑ بری بات سنتے
ہیں تو اچھی بات نہیں سنتے۔

رواہ البیھقی فی شعب الایمان　　اسے بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا

تفسیر فتح القدیر ج ۳ صفحہ ۳۴۱

الزھد والرقاق لعبد اللہ بن مبارک صفحہ ۱۱۳

---

12. It is narrated by Ibn Mas'ūd رضی اللہ عنہ that a mountain calls another mountain by its name and says: "O so and so, did any such person who remembers Allāh the Almighty pass by you today?" When it says 'yes', the other is pleased. Then 'Abdullāh bin Mas'ūd رضی اللہ عنہما recited the following Verses (in proof):

Indeed ye have put forth
A thing most monstrous!

At it the skies are about
To burst, the earth
To split asunder, and
The mountains to fall down
In utter ruin,

That they attributed
A son to The Most Gracious.
- *(Al-Qur'ān 19:89 - 91)*

'Abdullāh bin Mas'ūd رضی اللہ عنہ continued: "Once the

mountains have heard an evil saying, they are unable to hear any good being said."

- *(Baihaqi reports it in Shu'ab Al-Īmān; Tafsīr Fatḥ Al-Qadīr V3, P341; 'Abdullāh bin Mubārak's Al-Zuhd wa Al-Riqāq P113)*

(۱۳) اخرج ابن جرير فی تفسيرہ
عن ابن عباس رضی الله عنه
فی قوله (فما بكت عليهم
السماء والارض) قال ان
المؤمن اذا مات بكی عليه
من الارض الموضع الذی كان
يصلی فيه ويذكر الله فيه۔
واخرج ابن ابی الدنيا
عن ابی عبيد رضی الله عنه
قال ان المؤمن اذا مات
نادت بقاع الارض عبدالله
المومن مات فتبكی عليه
الارض والسماء فيقول الرحمٰن
ما يبكيكما علی عبدی فيقولون
ربنا لم يمش فی ناحية
منا قط الا وهو يذكرك
وجه الدلالة من ذلك
ان سماع الجبال والارض

ابن جریر کی تفسیر میں ہے کہ:
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس
آیت کی تفسیر میں "کہ فرعون والوں پر نہ
آسمان رویا نہ زمین" فرماتے ہیں کہ مومن
بندہ جب فوت ہوجاتا ہے تو اس پر زمین
کی وہ جگہیں جہاں وہ نماز پڑھا کرتا تھا اور
اللہ کا ذکر کیا کرتا تھا روتی ہیں۔
اور ابن ابی الدنیا میں حضرت ابو عبید رضی
اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مومن بندہ
فوت ہوجاتا ہے تو زمین کے وہ ٹکڑے
آواز دیتے ہیں کہ اللہ کا مومن بندہ فوت
ہوگیا تو اس پر زمین اور آسمان روتے ہیں۔
رحمٰن ان سے فرماتا ہے کہ تم میرے بندہ
پر کیوں روتے ہو؟ تو وہ آگے سے کہتے
ہیں کہ اے ہمارے رب جب وہ ہمارے
کسی ٹکڑے پر سے گذرتا تھا تو تیرا ذکر کیا کرتا
تھا اور طریقہ استدلال اس میں سے یہ ہے
کہ پہاڑوں اور زمین کا ذکر کو سننا بآواز بلند

للذکر لا یکون الا عن الجہر بہ — سے ہی ہو سکتا ہے۔

الحاوی للفتاوی للعلامۃ السیوطی صفحہ ۳۹۱

---

13. Ibn Jarīr states in his *Tafsīr* that Ibn 'Abbās رضي الله عنهما interpreted the following Verse:

And neither heaven
Nor earth shed a tear
Over them (i.e. Pharoah and his army).
- *(Al-Qur'ān 44: 29)*

He said: "When a Believer dies, the earth upon which he used to pray and remember Allāh the Almighty mourns him."

Ibn Abi Al-Dunya relates from Abu 'Ubaid رضي الله عنه that when a Believer dies, parts of the earth cry out that a Believer has died. Upon hearing this both the earth and the sky begin to weep. The Most Merciful asks: "Why do you weep for my servant?" They reply: "Our Lord! Whenever he passed by us, he remembered You." The evidence that the mountains and the earth hear the remembrance *(dhikr)* can only be valid when *dhikr* is done aloud.
- *(Al-Ḥāwi lil Fatāwa lil 'Allāmah Al-Suyūṭī, P391)*

(۱۴) اخرج البزار والبیھقی بسند
صحیح عن ابن عباس رضی
اللہ عنہما قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ
تعالیٰ عبدی اذا ذکرتنی خالیا

بزار اور بیہقی صحیح سند کے ساتھ حضرت ابن
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے بندے
جب تو مجھے علیحدگی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی

ذكرتك خاليا وان ذكرتني في ملاء ذكرتك في ملاء خير منهم واكثر۔	تجھے علیحدگی ہی میں یاد کرتا ہوں اور جب تو مجھے ایک جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں تجھے ان سے بہتر جماعت (فرشتوں) میں یاد کرتا ہوں یا ان سے زیادہ میں یاد کرتا ہوں۔

الحاوی للفتاوی للعلامۃ السیوطی ج ۱ صفحہ ۳۹۱

---

14. Bazzār رحمۃ اللہ علیہ and Baihaqi رحمۃ اللہ علیہ have reported via a sound chain of authorities from Ibn 'Abbās رضی اللہ عنہ who heard the Holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم to have quoted Allah the Almighty saying: "My servant, if you remember Me in seclusion, I will remember you in seclusion. If you mention My Name (i.e. *dhikr*) in a gathering, I will mention you in a better gathering (consisting of Angels) or even better than that."

- *(Al-Ḥāwi lil Fatāwā lil 'Allāma Al-Suyūṭi, V1, P391)*

(۱۵) اخرج البيهقي عن زيد بن اسلم رضي الله عنه قال قال ابن الادرع انطلقت مع النبي صلى الله عليه وسلم ليلة فمر برجل في المسجد يرفع صوته قلت يا رسول الله عسى ان يكون هذا مرائيا	بیہقی نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابن الادرع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک رات گیا آپ مسجد میں ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو بلند آواز سے ذکر میں مشغول تھا، میں نے عرض کیا کہ یہ شخص ہو سکتا ہے کہ

قال لا ولكنه اواه ۔

دکھاوا کرتا ہو آپ نے فرمایا نہیں یہ تو شخص گڑگڑانے والا ہے ۔

واخرج البيهقي عن عقبة بن عامر رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل يقال له ذو البجادين انه اواه وذلك انه كان يذكر الله ۔

اور بیہقی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جسے ذوالبجادین کہا جاتا تھا فرمایا کہ یہ گڑگڑانے والا ہے اور یہ اس لیے کہ وہ اللہ کا ذکر (بلند آواز سے) کیا کرتا تھا ۔

واخرج البيهقي عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه ان رجلا كان يرفع صوته بذكر فقال رجل لو ان هذا اخفض من صوته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعه فانه اواه

اور بیہقیؒ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ آدمی بلند آواز سے ذکر کیا کرتا تھا ۔ اسے کسی نے کہا کاش یہ اپنی آواز کو پست کرے تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے کچھ نہ کہو کیوں کہ یہ تو گڑگڑانے والا ہے ۔

الحاوی للفتاوی للعلامۃ السیوطیؒ ج ۱ صفحہ ۳۹۱

---

15. Baihaqi رحمۃ اللہ علیہ reports on the authority of Zaid bin Aslam رضی اللہ عنہ who relates from Ibn Al-Adra‘ رضی اللہ عنہ as saying: "I went with the Holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم one night when he صلی اللہ علیہ وسلم passed by a man in the *Masjid* who was raising his voice. I said, 'O Messenger of Allāh the Almighty صلی اللہ علیہ وسلم! Maybe he is doing this for show.' He صلی اللہ علیہ وسلم replied, 'No, he is making rapturous exclamations (in

remembrance of Allāh the Almighty unaware of his surroundings).'"

Baihaqi رحمة الله عليه reports on the authority of 'Aqaba bin 'Āmir رضي الله عنه that the Messenger of Allāh the Almighty صلى الله عليه وسلم said of a man known as Dhul Bajādain that he made plaintive cries while he was remembering Allāh the Almighty (openly).

Baihaqi رحمة الله عليه reports on the authority of Jābir bin 'Abdullāh رضي الله عنه that a man used to raise his voice in the remembrance of Allāh the Almighty (*Dhikr Allāh*). On hearing him someone said: "If only he would lower his voice." To this the Holy Prophet صلى الله عليه وسلم said: "Leave him for he makes rapturous exclamations."

- *(Al-Ḥāwi lil Fatāwā lil 'Allāmah Al-Suyūṭī, V1, P391)*

(١٦) عن شداد بن اوس رضى الله عنه قال انا لعند النبى صلى الله عليه وسلم اذ قال ارفعوا ايديكم فقولوا لا اله الا الله ففعلنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم انك بعثتنى بهذه الكلمة وامرتنى بها ووعدتنى عليها الجنة انك لا تخلف الميعاد ثم قال ابشروا فان الله قد غفر لكم۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں تھے۔ اچانک آپؐ نے فرمایا ہاتھ اٹھاؤ اور لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرو ہم نے ایسا ہی کیا پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ تُو نے مجھے اس کلمے کے ساتھ مبعوث فرمایا اور تو نے مجھے اسی کلمے کا حکم دیا اور تو نے اسی کلمے پر جنّت کا وعدہ فرمایا اور تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرے گا۔ پھر آپؐ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بخش دیا ہے۔

مستدرك لحاكم ج ا صفحہ ۵۰۱

---

16. It is narrated on the authority of Shaddād bin Aws رضي الله عنه who said: "We were in the presence of the Holy Prophet ﷺ when he said, 'Raise your hands and say: *Lā ilāha illa Allāh!'* We did this. The Holy Prophet ﷺ prayed thus: 'O Allāh the Almighty, You have indeed sent me with this blessed word (*Kalimah*), commanded me in accordance with it, and promised me paradise on account of it. You never break promises.' He then said, 'Be pleased to hear that Allāh the Almighty has forgiven you all.'"
- *(Mustadrik of Ḥākim V1, P501)*

(۱۷) عن انس رضی الله عنه عن
النبی صلی الله علیه وسلم
ان لله سیارة من الملائکة
یطلبون حلق الذکر فاذا اتوا
علیهم حفوا بهم فیقول الله
تعالٰی غشوهم برحمتی فهم
الجلساء لا یشقٰی بهم جلیسهم
رواه البزار۔
مجمع الزوائد ومنبع
الفوائد الجلد العاشر
صفحہ ۷۷

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اللہ کے لیے ایک فرشتوں کی جماعت
ہے جو ہر وقت چلتی پھرتی رہتی ہے جو ذکر
کے حلقوں کو تلاش کرتی ہے اور جب ان کو
پالیتی ہے تو ان کو اپنے پروں سے گھیر
لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان کو میری
رحمت کے ساتھ ڈھانپ لو۔ یہ اہلِ مجلس ایسے
ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا کبھی بدبخت
نہ ہوگا۔
اسے بزار نے روایت کیا۔

17. It is narrated on the authority of Anas رضی اللہ عنہ from the Holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم that to Allāh the Almighty belongs a wandering group of Angels who search out sessions of *dhikr*. When they find such gatherings, they surround them with their wings. Allāh the Almighty commands them: "Shower them with My mercy for they are such people in whose presence none can be harmed."

- *(Bazzār, Majma' Al-Zawā'id wa Manba' Al-Fawā'id, V10, P77)*

(۱۸) اخرج الطبرانی وابن جریر
عن عبدالرحمن بن سهل بن
حنيف رضی الله عنه قال
نزلت على رسول الله صلى الله
عليه وسلم و هو فی بعض ابياته
واصبر نفسك مع الذين
يدعون ربهم بالغداة و
العشیّ الكهف ۲۸) الاية فخرج
يلتمسهم فوجد قوما يذكرون
الله تعالىٰ منهم ثائر الرأس
وجلف الجلد وذو الثوب
الواحد فلما راٰهم جلس
معهم وقال الحمد لله
الذی جعل فی امتی من
امرنی ان اصبر نفسی معهم

طبرانی اور ابن جریر نے حضرت عبدالرحمٰن بن
سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت کیا
ہے کہ جب یہ آیت "اور آپؐ اپنے کو
ان لوگوں کے ساتھ قید رکھا کیجیے جو صبح وشام
اپنے رب کی عبادت محض اس کی رضا جوئی کے
لیے کرتے ہیں" نازل ہوئی تو جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بعض گھروں میں تشریف
فرما تھے اور گھر سے نکلے اور آپؐ ان لوگوں
کو تلاش کرتے تھے جو اللہ کے ذکر میں مشغول
ہوں۔ پھر آپؐ نے ایک قوم کو پایا جو اللہ کے
ذکر میں مشغول تھی ان میں سے ایسے بھی تھے
جن کے سروں کے بال پراگندہ تھے اور جن کے
جسم لاغر تھے اور جن کے پاس صرف ایک
ہی کپڑا تھا جب آپؐ نے ان کو دیکھا تو
آپؐ وہاں بیٹھ گئے اور فرمایا سب تعریفیں

اللہ کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے
لوگ پیدا کیے جن کے ساتھ بیٹھنے کا مجھے
حکم دیا ہے کہ میں ان کے ساتھ صبر سے
بیٹھوں۔

الحاوی للفتاوی للعلامۃ السیوطی ج ۱
صفحہ ۳۹۲

18. Ṭabarānī رحمۃ اللہ علیہ and Ibn Jarīr رحمۃ اللہ علیہ narrate on the authority of 'Abd Al-Raḥmān bin Sahl bin Ḥanīf رضی اللہ عنہ that these Verses were revealed to the Holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم when he was in his quarters:

And keep yourself content
With those who call
On their Lord morning
And evening, ...
- *(Al-Qur'ān 18:28)*

The Holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم came out in search of these people. He found a group of them who were busy in the remembrance of Allāh the Almighty (*Dhikr Allāh*), the most High. Among these people were those with dishevelled hair and lean figures wearing only single garments. When he صلی اللہ علیہ وسلم saw them he joined them and said: "Praise be to Allāh the Almighty Who made such people among my *Ummah* and commanded me to withhold myself with them."

-*(Al-Ḥāwi lil Fatāwā lil 'Allāmah Al-Suyūṭī, V1, P392)*

(۱۹) اخرج الامام احمد فی الزھد
عن ثابت رضی اللہ عنہ قال

امام احمد نے زہد میں حضرت ثابت رضی اللہ
عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت سلمان

سلمان فی عصابة یذکرون
الله فمر النبی صلی الله علیه
وسلم فکفوا فقال ما کنتم
تقولون قلنا نذکر الله الله
قال انی رأیت الرحمة تنزل
علیکم فاحببت ان اشارککم
فیها ثم قال الحمد لله الذی
جعل فی امتی من امرت
ان اصبر نفسی معهم۔

فارسی رضی اللہ عنہ ایک جماعت کے ساتھ
اللہ کے ذکر میں مشغول تھے تو جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو وہ ذکر
سے رک گئے آپ نے فرمایا کہ تم کیا کہہ رہے
تھے ہم نے عرض کیا کہ ہم تو اللہ کا ذکر کر رہے
تھے آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ رحمت
الٰہی تم لوگوں پر اتر رہی ہے تو میرا بھی دل
چاہا کہ آ کر تمہارے ساتھ شرکت کروں۔ الحمد للہ
اللہ تعالیٰ نے میری امت میں ایسے لوگ
پیدا کیے جن کے پاس مجھے صبر سے بیٹھنے
کا حکم ہوا۔

الحاوی للفتاوی للعلامة السیوطی صفحہ ۳۹۲

---

19. Imām Aḥmad رضی الله عنه states under *Zuhd* a narration from Thābit رضی الله عنه that Salmān Al-Farsi رضی الله عنه was occupied with the remembrance of Allāh the Almighty (*Dhikr Allāh*) with a group of people. When the Messenger of Allāh the Almighty ﷺ arrived, they stopped. The Holy Prophet ﷺ asked:"What were you reciting?" They replied: "We were mentioning the Name of Allāh the Almighty (i.e. doing *dhikr*)." The Holy Prophet ﷺ said: "I saw the mercy of Allāh the Almighty descend upon you and I too felt like joining you." Then he said: "Praise be to Allāh the Almighty Who made such people among my *Ummah* and commanded me to withhold myself patiently

with them."

-*(Al-Ḥāwi lil Fatāwā lil 'Allāma Al-Suyūṭi, V1, P392)*

(٢٠) اخرج الاصبهانی فی الترغیب
عن ابی رزین العقیلی رضی
الله عنه ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال له الا
ادلك علی ملاك الامر الذی
تصیب به خیری الدنیا و
الاخرة قال بلی قال علیك
بمجالس الذكر و اذا خلوت
فحرك لسانك بذكر الله۔

اصبهانی نے ترغیب میں حضرت ابورزین
عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سے
فرمایا کیا میں تمہیں دین کا نچوڑ بتادوں جس سے
تو دنیا اور آخرت کی بھلائیاں پائے اس نے
عرض کیا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ذکر کی
مجلسوں کو مضبوط پکڑ اور جب تو لوگوں سے
علیحدہ ہو تو اپنی زبان کو اللہ کے ذکر سے
ہروقت ہلاتا رہ۔

الحاوی للفتاوی للعلامة السیوطی ج ١ صفحه ٣٩٢

---

20. Al-Isbahāni رحمۃ اللہ علیہ reports in the *Targhīb* on the authority of Abu Razīn Al-'Aqīli رضی اللہ عنہ that the Messenger of Allāh the Almighty صلی اللہ علیہ وسلم said to him: "Shall I not inform you of the essential prerequisite of the *Dīn* by which you will achieve the best of this World and the Next?" He said: "Yes - Please do." The Holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم told him: "Make incumbent upon yourself sessions of *dhikr* and when you are alone even then keep your tongue moving with *Dhikr Allāh*."

- *(Al-Ḥāwi lil Fatāwa lil 'Allāmah Al-Suyūṭī, V1, P392)*

(۲۱) عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان اجلس مع قوم یذکرون اللہ بعد صلوۃ الصبح الی ان تطلع الشمس احب الی مما طلعت علیہ الشمس ولان اجلس مع قوم یذکرون اللہ بعد العصر الی ان تغیب الشمس احب الی من الدنیا وما فیھا۔ اخرجہ ابن ابی الدنیا والبیہقی والاصبھانی۔	حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے صبح کی نماز پڑھ کر ایسی قوم کے ساتھ بیٹھنا جو سورج نکلنے تک اللہ کا ذکر کرتی ہو، تمام دنیا سے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے زیادہ محبوب ہے اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک ایسی قوم کے ساتھ بیٹھنا جو اللہ کا ذکر کرتی ہو دنیا ومافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔ اسے ابن ابی الدنیا، بیہقی اور اصبہانی نے روایت کیا۔

الجامع الصغیر للسیوطی ج۲ صفحہ ۱۰۱

---

21. It is narrated by Anas رضي الله عنه that the Holy Prophet صلى الله عليه وسلم said: "For me to sit among those people who remember Allāh the Almighty (*dhikr*) from their morning Prayer until the Sun rises is dearer to me than the whole World upon which the Sun shines. Likewise, for me to sit among people busy in the *dhikr* of Allāh the Almighty from the *'Aṣr* Prayer until the Sun sets is dearer to me than the World and all that it contains."

It has been reported by Ibn Abi Al-Dunya رحمة الله عليه, Al-Baihaqi رحمة الله عليه and Al-Isbahāni رحمة الله عليه.

- *(Suyūṭi, Al-Jāmi' Al-Ṣaghīr, V2, P101)*

(۲۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال ان رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس من المکتوبۃ کان علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال ابن عباس رضی اللہ عنہما کنت اعلم اذا انصرفوا بذلک اذا سمعتہ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوں اس وقت بلند آواز سے ذکر کرنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ مبارک میں درائج تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب میں سنتا تھا کہ لوگ ذکر کرتے ہوئے لوٹے تو میں نماز کے ختم ہونے کو معلوم کر لیتا تھا۔

صحیح البخاری ج ۱ صفحہ ۱۱۶

قال النووی رحمۃ اللہ علیہ ھذا دلیل لما قالہ بعض السلف انہ یستحب رفع الصوت بالذکر حین ینصرف الناس المکتوبۃ وممن استحبہ من المتأخرین ابن حزم الظاھری۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث سلف کے اس مسلک پر دلیل ہے کہ فرض نمازوں کے بعد بآوازِ بلند ذکر کرنا مستحب ہے اور متأخرین میں ابن حزم ظاہریؒ کا یہی مسلک ہے۔

الصحیح لمسلم ج ۱ صفحہ ۲۱۷

---

22. It is narrated on the authority of Ibn 'Abbās رضی اللہ عنہما who said: "When people had completed their prayers, it was common for them to raise their voices in *dhikr* at the time of the Holy Prophet صلی اللہ علیہ وسلم. Ibn 'Abbās رضی اللہ عنہما said, 'I would know by hearing them leave in this manner that they had just completed their Prayers.'"

- (Ṣaḥīḥ Al-Bukhāri, V1, P116)

According to Imam Al-Nawawi رحمۃ اللہ علیہ: "It is evident from this *Ḥadith* that this practice was common among the *Salaf* (earlier generation). They seemed to regard open *dhikr* as preferred (*mustaḥab*) before leaving after Prayers. Among later generations Ibn Ḥazm Al-Ẓāhiri رحمۃ اللہ علیہ held the same doctrine."

- (Ṣaḥīḥ Muslim, V1, P217)

(۲۳) عن عمر بن الخطاب رضى
الله عنه عن رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال من دخل
السوق فقال لا اله الا الله وحدهٗ
لاشريك له له الملك وله
الحمد يحيى ويميت و
هو على كل شيء قدير كتب
الله له الف الف حسنة و
محا عنه الف الف سيئة
ورفع له الف الف درجة
وبنى له بيتًا في الجنة

امیر المؤمنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بازار میں داخل
ہو کر یہ کلمہ پڑھے اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق
نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی
کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تعریفیں ہیں
وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز
پر قادر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس
لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ
گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجے
بلند فرماتا ہے اور اس کے لیے جنت میں

وفی بعض طرقہ فنادی۔

ایک گھر بنا دیتا ہے اور بعض سندوں میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو آواز دیتا ہے۔

المستدرک للحاکم ج ۱ صفحہ ۵۳۸

---

23. It is narrated on the authority of 'Umar bin Al-Khaṭṭāb ﷺ that the Messenger of Allāh the Almighty ﷺ said: "Whoever enters a bazaar and says:

Lā ilāha illa Allāhu waḥdahu lā sharīka lahu lahul mulku wa lahul ḥamdu yuḥyi wa yumītu wa huwa 'alā kulli shay'in Qadīr.

(There is no god but Allāh the Almighty, the One. He has no partner. His is the Kingdom and all praise is due to Him. He brings life and death and is Powerful over all things.)

Allāh the Almighty records for him one million good deeds, erases one million of his sins and raises his rank one million times. A house is built for him in Paradise and according to some reports Allāh the Almighty calls him."

- (Hākim, Mustadrik, V1, P538)

(۲۴) عن السائب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتانی جبرئیل علیہ السلام فامرنی ان امر اصحابی ومن معی ان یرفعوا اصواتھم بالاھلال اوقال بالتلبیۃ یرید احدھما۔

حضرت سائب رضی اللہ عنہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے حکم دیا کہ میں اپنے اصحاب اور ساتھ والوں کو لبیک پکار کر کہنے کا حکم کروں۔ یا فرمایا کہ تلبیہ بلند آواز سے کہنے کا حکم دوں۔

سنن ابی داؤد الجلد الاوّل صفحہ ۲۵۲

---

24. It is narrated by Sā'ib رضی اللہ عنہ that the Messenger of Allāh the Almighty صلی اللہ علیہ وسلم said: "Ḥaḍrat Jibra'īl علیہ السلام came to me and ordered me to tell my Companions and anyone else in my presence to raise their voices in saying the *Kalimah*: *Lā ilāha illa Allāh* or in saying the *Talbiyyah*: *Labbayk!* (at your service), meaning one of the two."
- *(Sunan Abu Dā'ūd, V1, P252)*

(۲۵) اخرج المروزی فی کتاب العیدین عن مجاهد ان عبدالله بن عمر و اباهریرة رضی الله عنهما کان یأتیان السوق ایام العشر فیکبران لا یاتیان السوق الا لذلك ۔ واخرج ایضاً عن عبید بن عمیر رضی الله عنه قال کان عمر رضی الله عنه یکبر فی قبته فیکبر اهل المسجد فیکبر اهل السوق حتی ترتج منی تکبیرا ۔

حضرت مروزی نے کتاب العیدین میں حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے عشرہ ذی الحجہ میں بازار چلے جاتے اور بلند آواز سے تکبیریں پڑھتے اور بازار میں صرف اسی لیے آتے ۔ حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے خیمہ میں تکبیریں پڑھتے پھر بازار والے بھی تکبیریں پڑھنے لگ جاتے تھے کہ منیٰ کا میدان تکبیروں سے گونج اٹھتا ۔

واخرج ايضا عن ميمون
ابن مهران رضى الله عنه
قال ادركت الناس وانهم
ليكبرون فى العشر حتى
كنت اشبهها بالامواج
من كثرتها -

حضرت میمون بن مہران رضی اللہ عنہ کا بیان
ہے کہ میں نے لوگوں کو پایا کہ وہ عشرہ ذی الحجہ
میں تکبیریں پڑھا کرتے تھے حتیٰ کہ میں تو ان
کو کثرت سے تکبیریں پڑھنے کی وجہ سے سمندر کی
موجوں سے تشبیہ دیتا ہوں -

الحاوی للفتاوی للامام السیوطی ج ۱
صفحہ ۳۹۳

---

25. In the *Kitab Al-'Īdain* Marwazi relates on the authority of Mujāhid رضي الله عنه that 'Abdullāh bin 'Umar and Abu Huraira رضي الله عنهما used to enter the bazaar on the 10th *Dhul Hijjah* raising their voices in *Takbīr* (*Allāhu Akbar*). They did not come for any other reason.

It is also narrated on the authority of 'Ubaid bin 'Umair رضي الله عنه who said: "'Umar رضي الله عنه used to recite *Takbīr* in his tent. The people in the *Masājid* would begin to say *Takbīr* followed by all those in the bazaar until the whole of Mina shook with *Takbīr*."

Maimoon Ibn Mahrān رضي الله عنه is reported to have said: "I found that the people would say *Takbīr* on the 10th *Dhul Ḥijjah* so much so that it resembled waves upon waves in the sea."

- *(Al-Ḥāwi lil Fatāwā lil 'Allāmah Al-Suyūṭī, V1, P393)*

فصل : اذا تأملت ما
اوردنا من الاحادیث عرفت

فصل : جب تو ان حدیثوں میں غور کرے
گا جن کو ہم نے پیش کیا تو تو ان کے مجموعہ

من مجموعها انه لاكراهة
البتة فى الجهر بالذكر بل
فيه ما يدل على استحبابه
اما صريحا او التزاما كما
اشرنا اليه واما معارضته
بحديث "خير الذكر الخفي"
فهو نظير معارضته احاديث
الجهر بالقرآن بحديث
المسر بالقرآن كالمسر بالصدقة وقد
جمع النووى بان الاخفاء
افضل حيث خاف الرياء
او تاذى به مصلون او نيام
والجهر افضل فى غير ذلك
لان العمل فيه اكثر
ولان فائدته تتعدى
الى السامعين ولانه
يوقظ قلب القارئ ويجمع
همه الى الفكر ويصرف
سمعه اليه ويطرد النوم
ويزيد فى النشاط ، وقال

سے اچھی طرح معلوم کرے گا کہ ذکر بالجہر قطعی
ممنوع اور مکروہ نہیں بلکہ ان میں اس کے مستحب
ہونے کی دلیلیں ہیں یا تو وہ حدیثیں صریح ہیں
یا التزامی۔ جیسا کہ ہم نے اشارہ کیا ہے
اور اس کے مخالف یہ حدیثیں پیش کرنا جس
میں آیا ہے کہ بہتر ذکر خفی ہے۔ پس وہ مخالفت
ایسی ہی ہے جیسا کہ قرآن کریم اونچی آواز سے
پڑھنے پر وہ حدیث پیش کرنا جس میں آیا ہے
کہ پست آواز سے قرآن کریم پڑھنے والا
ایسا ہے جیسا کوئی پوشیدہ طور پر صدقہ دیتا
ہے۔ اور امام نووی رح نے ان کے درمیان
اس طرح تطبیق دی ہے کہ خفیہ طور پر ذکر کرنا
اس وقت افضل ہے جب دکھاوے کا ڈر
ہو یا جب نمازی کو نماز ادا کرنے میں دقت
ہو یا وہاں لوگ سوئے ہوں اور جب یہ
خدشہ نہ ہو تو قرآن کریم کو بلند آواز سے پڑھنا
افضل ہے کہ باواز بلند میں کثرت عمل ہے
اور سننے والوں کو اس سے زیادہ فائدہ پہنچتا
ہے دوسرے یہ کہ پڑھنے والے کا دل جاگتا
ہے اور اس کی تمام توجہ اس میں غور کرنے پر متوجہ

بعضهم يستحب الجهر والجاهر ببعض القراءة والاسرار ببعضها لان المسر قد يمل فيأنس بالجهر والجاهر قد يكل فيستريح بالاسرار انتهى۔

ہوتی ہے اور وہ کانوں کو اس طرف لگاتا ہے اور نیند دور ہو جاتی ہے اور طبیعت بشاش ہو جاتی ہے اور بعض نے تو یہ بھی کہا ہے کہ کبھی قرآن کریم کے بعض حصہ کو با آواز بلند پڑھنا مستحب ہے اور بعض کو پست آواز سے پڑھنا مستحب ہے کیوں کہ پست آواز سے پڑھنے والا اکتا جاتا ہے۔ پھر وہ با آواز بلند خوشی محسوس کرتا ہے اور بلند آواز سے پڑھنے والا جب کبھی تھک جاتا ہے پھر وہ پست آواز سے آرام حاصل کرتا ہے۔ امام نووی کا کلام ختم ہوا۔

وكذلك نقول فی الذکر علی هذا التفصیل وبه یحصل الجمع بین الاحادیث فان قلت قال الله تعالی ﴿وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيفَةً وَّدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ﴾ سورة الاعراف - ۲۰۵) قلت الجواب من هذه الآية من ثلاثة اوجه۔

اور اسی طرح طریقہ سے مختلف حدیثوں کے درمیان تطبیق حاصل ہوتی ہے۔ اگر تو اعتراض کرے کہ اللہ تعالیٰ نے تو فرمایا ہے کہ (اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں اور ذرا دھیمی آواز سے بھی اس حالت میں کہ عاجزی بھی ہو اور اللہ کا خوف بھی ہو (سورۃ اعراف - ۲۰۵) تو میں یہ جواب دیتا ہوں کہ اس آیت میں تین وجوہات ہیں۔

❊ ❊ ❊

(الاوّل) انها مكية كاية
الاسراء (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ
وَلَا تُخَافِتْ - سورة بنى اسرائيل
١١٠) وقد نزلت حين كان النبي
صلى الله عليه وسلم يجهر
بالقران فيسمعه المشركون
فيسبون القران ومن انزله
فامر بترك الجهر سدًا
للذريعة كما نهى عن سب
الاصنام لذلك فى قوله
تعالى (وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ
يدعون من دون الله فيسبوا
الله عدوا بغير علم ط سورة
الانعام - ١٠٨) وقد زال هذا
المعنى واشار الى ذلك ابن
كثير فى تفسيره -
(ابن كثير ج ٢
صفحه ١٨١ -
قال - وقد يكون المراد من
هذه الاية كما فى قوله تعالى

(پہلا) کہ یہ آیت مکی ہے جیسے وہ آیت جس
میں پست آواز کی آیت بھی مکی ہے (اور
اپنی نماز میں نہ تو بہت پکار کر پڑھئے اور نہ
بالکل ہی چپکے چپکے پڑھیے) اور یہ اس
وقت نازل ہوئی جب جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرآن پڑھتے
تھے جس کو مشرکین سن کر قرآن کو گالیاں دیتے
تھے اور ذاتِ باری کو بھی گالیاں دیتے تھے
جس نے قرآن اتارا تو ان کے فعلِ باطل کو
روکنے کے لیے جہری آواز سے قرآن پڑھنے
کو روکا گیا جیسا کہ مشرکین کے جواب میں اللہ تع
نے ان کے بتوں کو گالیاں دینے سے منع
کیا گیا. فرمایا (اور برا نہ کہو ان کو جن کی یہ لوگ
اللہ کو چھوڑ کر پرستش کرتے ہیں کیوں کہ پھر وہ براہِ
جہل حد سے گذر کر اللہ کی شان میں گستاخی
کریں گے اور یہ مطلب ختم ہو گیا جیسا کہ حافظ
ابن کثیرؒ نے اپنی تفسیر میں اس طرف اشارہ
کیا ہے -
اور اس آیت سے یہ بھی مراد ہے جیسا اللہ تع
کے ارشاد ولا تجهر بصلوتك الخ میں ہے

(۱)ولا تجهر بصلوتك ولا تخافت
بها وابتغ بين ذلك سبيلا،
فان المشركين كانوا اذا سمعوا
القرآن سبوه وسبوا من انزله
وسبوا من جاء به فامر
الله تعالىٰ ان لا تجهر به
لئلا ينال منه المشركون
ولا يخافت به اصحابه فلا
يسمعهم وليتخذ سبيلا
بين الجهر والاسرار۔
(الثانى) ان جماعة من
المفسرين منهم عبدالرحمٰن
ابن زيد بن اسلم شيخ مالك
وابن جرير حملوا الآية
على الذاكر حال قراءة القرآن
وانه امر له بالذكر على هذه
الصفة تعظيما للقرآن ان
ترفع عنده الاصوات ويتوبه
اتصالها بقوله (واذا قرئ
القرآن فاستمعوا له وانصتوا

کیوں کہ مشرکین جب قرآن سنتے تھے تو قرآن کو
خدا کو اور رسول کو گالیاں دیتے تھے تو اللہ تعالیٰ
نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم فرمایا کہ
اس قدر بلند آواز سے قرأت نہ کریں تاکہ مشرکین
کو اس کی اطلاع نہ ہو اور نہ اتنا آہستہ پڑھیں
کہ صحابہ کرامؓ بھی نہ سُن سکیں اور چاہیے کہ جہر
اور ستر کی درمیانی صورت اختیار کریں۔
لہ ترجمہ آیت۔ اور اپنی نماز میں نہ تو پکار کر پڑھیے
اور نہ بالکل ہی چپکے چپکے پڑھیے اور دونوں
درمیان میں ایک طریقہ اختیار کر لیجیے۔
(دوسرے) یہ کہ مفسرین کی ایک جماعت جن
میں حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلمؒ جو
امام مالکؒ کے استاد ہیں اور حافظ ابن جریرؒ
ہیں انہوں نے اس آیت کو ذکر کرنے والے
کو قرآن کریم پڑھنے والے پر محمول کیا ہے
کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تعظیماً بلند آواز سے
دوسری آوازوں کی نسبت اونچی پڑھا جائے
لہٰذا اس سے اگلی آیت میں فرمایا (اور
جب قرآن پڑھا جایا کرے تو اس کی طرف
کان لگایا کرو اور خاموش رہا کرو) میں کہتا

(سورة الاعراف اية ٢٠٤)
قلت وكانه لما امر بالانصات
خشي من ذلك الاخلاد الى
البطالة فنبه على انه و
ان كان مامورًا بالسكوت
باللسان الا ان تكليف الذكر
بالقلب باق حتى لا يغفل عن
ذكر الله ولذا ختم الاية بقوله
(ولا تكن من الغفلين) سورة
الاعراف - ٢٠٥)

ہوں کہ بات گویا یوں ہے جب قرآن کریم
پڑھنے کے وقت خاموش رہنے کا حکم دیا گیا
تو اس بات کا اندیشہ تھا کہ شاید ہر وقت خاموش
رہنے کا حکم ہے تو اس پر آگاہ فرمایا کہ اگرچہ
زبان سے خاموش رہنے کا حکم ہے لیکن دل
میں یاد کرنے کا حکم باقی ہے" تاکہ بالکل اللہ
کے ذکر سے غافل نہ ہو جاؤ اس لیے آیت
کو اس (اور اہل غفلت میں شمار مت ہونا)
پر ختم کیا ہے۔

(الثالث) ما ذكره الصوفية
ان الامر في الاية خاص بالنبي
صلى الله عليه وسلم الكامل
المكمل واما غيره ممن هو
محل الوسواس والخواطر الرديئة
فمأمور بالجهر لانه اشد تأثير
في دفعها (قلت) ويؤيده من
الحديث ما اخرج البزار
عن معاذ بن جبل رضي الله
عنه -

(تیسرے) جو صوفیائے کرام نے بیان کیا ہے کہ
یہ آیت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلیے
خاص ہے جو کامل مکمل ہیں اور آپؐ کے سوا
دوسرے چونکہ وسواس اور گندے خیالات کے
محل ہیں لہذا ان کو بلند آواز سے ذکر کرنے کا حکم
دیا گیا ہے کیونکہ بلند آواز سے ذکر کرنا ان
وسواس کو دور کرتا ہے میں کہتا ہوں اس کی تائید
اس حدیث سے ہوتی ہے جس کو محدث بزار
نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت
کیا ہے۔

قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من صلى منكم
بالليل فليجهر بقراءته فان
الملائكة تصلي بصلوته وتسمع
لقرأته وان مؤمني الجن الذين
يكونون في الهواء وجيرانه
معه في مسكنه يصلون بصلاته
يستمعون قرأته وانه ينطرد
بجهره بقراءته عن داره وعن الدور
التي حوله فساق الجن ومردة الشياطين
فان قلت فقد قال تعالى اُدْعُوْا
رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا
يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ٥ سورة الاعراف
ايت ٥٥) وقد فسر الاعتداء
بالجهر في الدعاء۔

(قلت) الجواب عنه من وجهين
احدهما ان الراجح في تفسيره
انه تجاوز المامور بداواختراع
دعوة لا اصل لها في الشرع

کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تم میں جو شخص رات کو نفل پڑھے اس کو چاہیے
کہ وہ بلند آواز سے قرأت کرے کیوں کہ فرشتے
بھی اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اس کی
قرأت کو سنتے ہیں اور وہ مومن جن جو ہواؤں
اور اس کے پڑوس میں رہتے ہیں وہ بھی اس کے
ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور اس کی قرأت کو سنتے
ہیں اور وہ اپنی اونچی قرأت سے اپنے گھر
اور محلے سے بدکار اور سرکش جنوں اور شیطانوں
کو بھگاتا ہے۔

اگر تو یہ اعتراض کرے کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے
کہ (تم اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو ظاہر کر
کے بھی اور چپکے چپکے بھی واقعی اللہ ان لوگوں
کو ناپسند کرتے ہیں جو حد سے نکل جاویں)،
اور زیادتی کی تفسیر بلند آواز سے دعا کرنے
کی آتی ہے۔

میں کہتا ہوں اس کا جواب دو طرح سے ہے
پہلا یہ کہ اس کی راجح تفسیر تو یہ ہے کہ اس سے
وہ دعا مراد ہے جو اصل الفاظ سے زیادہ ہو
یا وہ دعا ہے جو من گھڑت ہو جس کا شریعت

ويؤيده ما اخرجه ابن ماجة
صفحة ٢٧٥ والحاكم فى مستدركه
وصححه عن ابى نعامة رضى
الله عنه ان عبد الله بن مغفل
رضى الله عنه سمع ابنه يقول
اللهم انى اسئلك القصر
الابيض عن يمين الجنة
فقال انى سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول
سيكون فى هذه الامة قوم
يعتدون فى الدعاء" فهذا
تفسير صحابى و هو اعلم
بالمراد۔
(الثانى) على تقدير التسليم
فالاية فى الدعاء لا فى الذكر
والدعاء بخصوصه الافضل
فيه الاسرار لانه اقرب الى
الاجابة ولذا قال تعالى (إذ
نَادَىٰ رَبَّهُ نِدَآءً خَفِيًّا ہ سورة
مريم-٣) ومن ثم استحب

میں کوئی ثبوت نہ ہو اور اس کی تائید اس حدیث
سے ہوتی ہے جس کو ابن ماجہ ص۲۷۵ اور حاکم نے اپنی
مستدرک میں حضرت ابو نعامہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کیا ہے اور اس کو صحیح بھی کہا ہے کہ
حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اپنے
بیٹے سے سنا وہ یہ دعا کر رہا تھا کہ اے اللہ
میں تجھ سے جنت کی دائیں جانب سفید محل
کا سوال کرتا ہوں تو انہوں نے کہا کہ میں نے
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا
ہے آپؐ فرماتے تھے "اس امت میں عنقریب
ایسی قومیں ہوں گی جو دعا میں زیادتی کریں گی"
یہ تفسیر ایک صحابیؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہے جو دوسروں سے زیادہ جانتا ہے
دوسرے اگر یہ تسلیم کر بھی لیا جائے تو آیت
صرف دعا کے بارہ میں ہے نہ کہ ذکر کے
بارے میں اور دُعا تو اپنی خصوصیت کی بناء
پر کہ اس میں خاموشی سے دعا کرنا افضل ہے
کیوں کہ وہ قبولیت کے زیادہ قریب ہے
اور اسی لیے تو اللہ نے فرمایا (جب حضرت
ذکریا علیہ السلام) نے اپنے رب کو خفیہ طور

الاسرار بالاستعاذۃ فی الصلوۃ اتفاقا لأنها دعاء۔

فان قلت ۔ فقد نقل عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ انہ رأی قوما یهللون برفع الصوت فی المسجد فقال ما اراکم الا مبتدعین حتی اخرجهم من المسجد۔ قلت۔ هذا الاثر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ یحتاج الی بیان سندہ ومن اخرجه من الائمة الحفاظ فی کتبهم وعلی تقدیر ثبوته فهو معارض بالاحادیث الکثیرۃ الثابتة المتقدمة وهی مقدمة علیه عند التعارض ثم رأیت ما یقتضی انکار ذلك عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال الامام احمد بن حنبل فی کتاب الزهد ثنا محمد ثنا

سے پکارا) اس لیے نماز میں بالاتفاق تعوذ کو پست آواز سے پڑھنا مستحب ہے کیوں کہ وہ دعا ہے۔

اور اگر تو یہ اعتراض کرے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے ایک قوم کو دیکھا کہ وہ مسجد میں باواز بلند لا الہ الا اللہ کا ذکر کرتی تھی تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو تمہیں بدعتی دیکھ رہا ہوں حتیٰ کہ انہوں نے ان کو مسجد سے نکال دیا تو میں اس کے جواب میں یہ کہوں گا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول سند کا محتاج ہے۔ اور دوسرے کن اماموں اور حافظوں نے اس کو اپنی کن کن کتابوں میں ذکر کیا ہے؟ اور بالفرض اگر یہ بات ثابت بھی ہو جائے تو ان کا یہ قول بہت سی حدیثوں کے مخالف ہے جو ہم پہلے ثابت کر آئے ہیں اور مخالفت کے موقع پر وہ حدیثیں مقدم ہوں گی پھر میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک قول جس کو امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی کتاب الزہد میں بیان کیا ہے اس کے خلاف ہے وہ فرماتے

المسعودی عن عامر بن شقیق	ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد نے وہ بیان
عن ابی وائل قال ھؤلاء	کرتے ہیں ہمیں بیان کیا مسعودی نے حضرت
الذین یزعمون ان عبداللہ	عامر بن شقیق سے وہ ابو وائل رضی اللہ عنہ
کان ینھی عن الذکر ما جالست	سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا یہ
عبداللہ مجلساً قط الا ذکر	جو لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ
اللہ فیہ واخرج احمد	عنہ کی بابت گمان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ
فی الزھد عن ثابت البنانی	ذکر سے منع کیا کرتے تھے میں جب ان کے
قال ان اھل ذکر اللہ	پاس بیٹھا ہوں وہ ہر وقت اللہ کا ذکر کیا
لیجلسون الی ذکر اللہ وان	کرتے تھے ۔ اور امام احمدؒ نے زہد میں حضرت
علیھم من الاثام امثال	ثابت بنانیؓ سے روایت کی ہے وہ فرماتے
الجبال وانھم لیقومون	تھے کہ اللہ کا ذکر کرنے والے اللہ کے ذکر میں
من ذکر اللہ تعالی ما علیھم	بیٹھتے ہیں تو ان پر پہاڑوں کی مثل گناہ ہوتے
منھا شیٔ ۔	ہیں جب وہ ذکر سے فارغ ہوتے ہیں تو
	ان گناہوں سے کوئی چیز ان پر نہیں ہوتی ۔

الحاوی للفتاوی للامام جلال الدین السیوطی الجزء الاول

صفحہ ۳۸۹ تا ۳۹۴

Conclusion

If you concentrate on the *Aḥādīth* mentioned above you will

realise that *dhikr* done openly or in a raised voice is not at all forbidden (*mamnū'*) or disapproved (*makrūh*). There is clear evidence for its preference (*mustaḥab*) whether these *Aḥādīth* are direct (*ṣarīḥan*) or allusive (*iltizāman*) as we have indicated. As for countering these with *Aḥādīth* that show preference for *Dhikr Al-Khafi* (Silent *Dhikr*), it is like presenting arguments by *Aḥādīth* in favour of silent recitation of the *Holy Qur'ān* as opposed to recitation done aloud. They draw an analogy such as the likeness of the silent reciter of the *Holy Qur'ān* to one giving *sadaqah* in secret. Imam Nawawi رحمة الله عليه concludes that silent *dhikr* is better when there is fear of show or when it would disturb those praying or when people are asleep. Apart from that open *dhikr* is always better because in doing so it is an effective stimulant to good deeds, other listeners benefit from it, the reciter's heart remains awake and he is able to concentrate more fully. His ears focus on his recitation, drowsiness is reduced and he becomes refreshed. According to some it is preferred (*mustaḥab*) to recite some parts of the *Holy Qur'ān* in a raised voice and others are better (*mustaḥab*) recited silently because silent recitation tends to become monotonous after which loud recitation brings delight to the heart. When loud recitation tires a person, it will be relaxing for him to recite silently. After this Imām Nawawi رحمة الله عليه became silent.

The same explanation is true for *dhikr*. It can be concluded as such from the (various) *Aḥādīth*. If you were to argue producing the following Verse:

> And do thou (O reader!)
> Bring thy Lord to remembrance
> In thy (very) soul,
> With humility and remember
> Without loudness in words, ...
> *-(Al-Qur'ān 7:205)*

Then let me tell you that this Verse has three dimensions:

1. This Verse is *Makki* (revealed in *Makkah*) as is another Verse commanding a lowering of the voice:

Neither speak thy Prayer aloud,
Nor speak it in a low tone,
But seek a middle course
Between.
- (Al-Qur'ān 17:110)

This Verse was revealed at a time when the Holy Prophet ﷺ recited the *Holy Qur'ān* aloud. When the idolators heard him they hurled abuse at the *Holy Qur'ān* and Allāh the Almighty Who sent it. In order to stop their behaviour Allāh the Almighty commanded the lowering of voice in the recitation of the Holy *Qur'ān*.

He also forbade Believers from hurling abuse at their idols in retaliation as in the following Verse:

Revile not ye
Those whom they call upon
Besides Allah, lest
They out of spite
Revile Allah
In their ignorance.
-(Al-Qur'ān 6:108)

Later on this objective came to an end as conditions improved. This is indicated by Ibn Kathīr رحمة الله عليه in his *Tafsīr* -(V2, P181).

He states that the purpose of the above Verse *(Al-Qur'ān 6:108)* is the same as for the previous one *(Al-Qur'ān17:110):*

'... Neither speak thy Prayer aloud
Nor speak it in a low tone
But seek a middle course
Between.'

Whenever the idolators heard the *Holy Qur'ān* being recited

they hurled abuse at it, at Allāh the Almighty and His Messenger صلى الله عليه وسلم, so Allāh the Almighty commanded the Messenger صلى الله عليه وسلم to lower his voice in recitation such that idolators would not hear, not too silently that even the Companions could not make out what was being said but to adopt a middle way between the two.

2. A group of exegists (*Mufassirūn*) including 'Abd Al-Raḥmān bin Zaid bin Aslam رحمة الله عليه, teacher of Imām Mālik رحمة الله عليه, and Ḥāfiẓ Ibn Jarīr رحمة الله عليه have ascribed this Verse to a *dhākir* (person doing *dhikr*) while the *Holy Qur'ān* is being recited. This is because the Book of Allāh the Almighty should be recited aloud while all others should be subdued out of respect. This view is reinforced by the following Verse:

When the Qur'an is read,
Listen to it with attention,
And hold your peace:
That ye may receive Mercy.
-(Al-Qur'ān 7:204)

With respect to the above Verse it might appear to some people that perhaps silence is to be adopted at all times. This matter can be clarified thus:

Even though the command is to remain silent it is superceded by another command calling for the constant remembrance (*dhikr*) by the heart so that it is not neglected altogether. That is why the Verse ends with: '*And be not thou of those who are unheedful (Al-Qur'ān 7:205)*'.

3. Sufis tend to regard this Verse as referring specifically to the Holy Prophet صلى الله عليه وسلم, the Perfect Exemplar, it is not for ordinary folk who are prone to deceptive imaginations and bad presumptions. These people have been commanded to recite aloud because it is an effective way of

eliminating such thoughts. This view is justified by a *Ḥadīth* narrated by Bazzār رحمة الله عليه on the authority of Mu'ādh bin Jabal رحمة الله عليه:

The Holy Prophet صلى الله عليه وسلم said: "When anyone among you prays Supererogatory Prayers (*nafal*) at night, let him raise his voice in recitation because Angels pray along with him and listen to his recitation. Any believing *Jinn* who happen to be in the air around him or living in his vicinity also join him in prayer and listen attentively to his recitation. By reciting aloud he makes all the bad *Jinn* and devils flee from his home and neighbourhood."

If you were to argue producing the following Verse:

Call on your Lord
With humility and in private:
For God loveth not
Those who trespass beyond bounds.
-(Al-Qur'ān 7:55)

And you claim that 'the exceeding of bounds' refers to raised voice (*Jahr*) in *du'ā'* (supplication) by interpretation. In response to this let me inform you that there are two sides to it:

(1) The more acceptable (*rājiḥ*) *tafsīr* (interpretation) of this Verse is that it refers to that *du'ā'* (supplication) in which the original wording is exceeded by the one praying. Or it is that *du'ā'* which has been invented having no basis in the *Sharī'ah*. This interpretation is supported by a *Ḥadīth* mentioned by Ibn Mājah رحمة الله عليه and Ḥākim رحمة الله عليه in his *Mustadrik*. It is narrated by Abu Ni'āma رضي الله عنه and classified as *Ṣaḥīḥ* (Sound). The *Ḥạdith* is as follows:

'Abdullāh bin Ma'qal رضي الله عنه heard his son praying thus: "O Allāh the Almighty! I ask for a white palace on the right side of Heaven." Upon hearing this he said: "I have heard the Holy Prophet صلى الله عليه وسلم saying: 'There will (soon) come

a time when some people among my *Ummah* will begin to exceed bounds in prayer.' This interpretation is of a Companion of mine. He knew best as to its meaning."

(2) Even if the argument were to be accepted it still only refers to supplication (*du'ā'*) and not to *dhikr*. A *du'ā'* by its very implication is better said by lowering the voice. This way it comes nearer to being accepted. This is suggested by the following Verse which refers to Zakariyyā عليه السلام :

> Behold! he cried
> To his Lord in secret.
> *-(Al-Qur'ān 19:3)*

It is precisely for this reason that *Isti'ādha* (Seeking of Protection) said at start of Prayer is better (*Mustaḥab*) recited in a low voice during Prayer (*Ṣalāh*) because it happens to be a *du'ā'* (supplication).

If you were to argue on the basis of the following *Ḥadīth:* It is narrated by 'Abdullāh bin Mas'ūd رحمة الله عليه that he saw some people in the *Masjid* reciting the *Kalimah*: *Lā ilāha illa Allāh* aloud in *dhikr*. On hearing this he said to them: "I see you to be innovators." And he sent them out of the *Masjid*. In response to this let me tell you that this alleged saying of 'Abdullāh bin Mas'ūd رحمة الله عليه needs a clear *Isnād* (chain of authorities). Who are the *Imāms* (Leaders) and *Qur'ānic* scholars who have, after all, mentioned this *Ḥadīth*? Do we find it in any of their books? Even if this argument could be justified, it would still go against many other *Ḥadīth* contrary to it. When there is opposition these *Aḥādīth* will take priority.

. I will produce here a saying of 'Abdullāh bin Mas'ūd رضي الله عنه reported by Imām Aḥmad bin Hanbal رحمة الله عليه in his *Kitāb Al-Zuhd.* It contradicts the argument put forward. He says: "Muḥammad heard from Mas'ūdi who heard it from 'Āmir bin Shaqīq that Abi Wā'il رضي الله عنه said: 'There are

people who think that 'Abdullāh had forbidden *dhikr*. Let me tell them that whenever I was fortunate to sit with him I always heard him do *dhikr*.'"

Imām Aḥmad رحمۃ اللہ علیہ reports in his *Zuhd* that Thābit Banooni رحمۃ اللہ علیہ said: "Those who remember Allāh the Almighty (*Ahl Al-Dhikr)* sit among those who are doing *dhikr*. Their sins are equivalent to the weight of mountains when they arrive but when they leave having done *dhikr*, not a single sin remains on them."

- (Al-Ḥāwi lil Fatāwā lil 'Allāmah Al-Suyūṭī, V1, PP389-394)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْم سُبْحَانَ رَبِّكَ
رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ؛
اٰمِيْن ؛ اٰمِيْن ؛ اٰمِيْن

امروز سعید و مسعود و مبارک
پنجشنبہ یکم شعبان المعظم ١٤١٧ھ

ابوانیس محمد برکت علی لودھیانوی عفی عنہ
المہاجر اِلی اللہ والمتوکل علی اللہ العظیم

What is Dar-ul-Ehsan?

Dar-ul-Ehsan, literally meaning 'the House of Blessing', is a voluntary Islamic Institute situated in the district of Faisalabad, Pakistan. It has been defined as 'an abode of benefactors who worship Allah the Almighty as if they are seeing Him. If it is not the case, it (certainly) is true that He is seeing them'.

The Institute is busy fulfilling its aim of translating the sacred work of *Da'wah-o-Tableegh-al-Islam* (Invitation to and spread of Islam) in many and various ways. Here it is humbly desired to demonstrate practically the teaching of the *Holy Qur'an* and the *Sunnah* (Tradition) of the Prophet Muhammad ﷺ, the fountain-head of Islam.

People throughout the world from all walks of life, those who practise a little to those who practise their religion profusely, visit the Institute. In this way they satisfy their religious aspirations.

Sittings of incessant *Dhik'r* (remembrance of Allah the Almighty) are held, missionary parties of those with religious and spiritual zeal are sent to all parts, a spacious mosque and a repository for the worn out copies of the *Holy Qur'an* have been built, a school for destitutes and orphans and a well-staffed hospital have been established, administering their services free of charge.

Abu Anees Muhammad Barkat Ali, a retired army officer, the founder and chief organiser of the *Dar-ul-Ehsan*, has written, published and distributed free of charge much literature on Islam in *Urdu*. This is now being translated in part in *Arabic*, *Persian* and *English*. *Kitab-ul-'Amal bis-Sunnah*, *Al-Ma'roof 'Tarteeb Sharif' (Holy Succession)*, *Makshoofat-e-Manazal-e-Ehsan (Manifestations of the Stages of Blessing)* and *Asmā-un-Nabi al-Karim (The Bounteous Names of the Prophet ﷺ)* are three voluminous works of unique religious importance. A monthly magazine, *The Dar-ul-Ehsan*, is published for the benefit of the Muslim Community. It includes research articles, translations and commentaries on the *Holy Qur'an* and the *Hadeeth*, medical cures prescribed by the Prophet Muhammad ﷺ and Abu Anees Muhammad Barkat Ali's own words of guidance and insight.

—Muhammad Iqbal

المقام النّجاف الصّحاف المقبول المصطفین کیمپ دارُ الاحسان سمندری روڈ فیصل آباد

DAR-UL-EHSAN PUBLICATIONS

13 Daisy Road, Bristol. BS5 6JS Tel: 0117 939 7195

ISBN 0 905773 53 5

PRINTED IN GREAT BRITAIN